ARI ALTERNATIVE RESEARCH INITIATIVE

ALTERNATIVE RESEARCH INITIATIVE NEWSLETTER

April 2023

صفحہ 2

برطانیہ دس لاکھ تمباکونوشوں میں مفت ای سگریٹ تقسیم کرے گا

صفحہ 3

بیشتر امریکی ٹوبیکو ہارم ریڈکشن کے حامی ہیں۔سروے

صفحہ 4

سگریٹ پرٹیکس

تمباکونوشی سالانہ دولاکھ دس ہزار (210,000) پاکستانیوں کی ہلاکت کا سبب ہے

ویپنگ محفوظ ہے یا نہیں؟

برطانیہ میں حکومتی کوششوں کے طور پر ای سگریٹ کی اعانت کی جا رہی ہے تا کہ تمباکو نوشی ترک کرنے میں لوگوں کی مدد کی جا سکے۔ دوسری طرف نوجوانوں میں ویپنگ کے استعمال کے خلاف کریک ڈاؤن بھی جاری ہے تا کہ انہیں اس کے استعمال سے روکا جائے۔

ای سگریٹ کیا ہے؟

برطانیہ میں مختلف اقسام کے ای سگریٹ اور ویپ فروخت کے لئے دستیاب ہیں مگر عام طور پر یہ سب ایک ہی طرح سے کام کرتے ہیں۔ ان مصنوعات میں پہلے مائع گرم کیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں بخارات پیدا ہوتے ہیں اور پھر انہیں سانس کے ذریعے جسم میں داخل کیا جاتا ہے۔ اس مائع میں عام طور پر نکوٹین اور پروپین، گلائکو، گلیسرین اور ذائقے شامل ہوتے ہیں۔ سن 2022 میں برطانیہ کے ادارے ایکشن آن سموکنگ اینڈ ہیلتھ (ایش) کے لئے یوگو سروے کا اہتمام کیا گیا جس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ گیارہ سے سولہ سال کے نوجوان ویپنگ کا استعمال کرتے ہیں۔ سن 2021 میں یہ شرح گیارہ فیصد اور سن 2020 میں چودہ فیصد تھی۔

برطانیہ میں ویپ کا استعمال بڑھ رہا ہے۔ ملک میں ویپنگ کرنے والے نوجوانوں کی اکثریت موجودہ یا سابقہ تمباکو نوش ہیں تاہم بچوں میں ویپنگ کے استعمال کے حوالہ سے خدشات پائے جاتے ہیں۔

کیا ویپ محفوظ ہیں؟

یہ بات جاننے کے لیے پس منظر سمجھنا ضروری ہے۔ برطانیہ میں امریکہ کی بہ نسبت ویپنگ کے لئے زیادہ بہتر قوانین بنائے گئے ہیں۔ امریکہ میں مخصوص قسم کی ویپ مصنوعات میں مائعات کے استعمال سے پھیپھڑوں کی بیماری اور اموات کی وجہ سے خدشات پائے جاتے ہیں۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہاں یہ ویپنگ مصنوعات موجود نہیں ہیں یا ان کا استعمال نہیں کیا جاتا۔

ای سگریٹ، ریگولر سگریٹ کے مقابلے میں کم نقصان دہ ہوتا ہے اور یہ ایسی بات ہے جو تمباکو نوشی ترک کرنے میں سگریٹ نوشوں کی مدد کے سلسلہ میں اہمیت رکھتی ہے۔ برطانیہ میں تمباکو نوشی ان بیماریوں اور اموات کی ایک بڑی وجہ ہے جن سے بچاؤ ممکن ہے۔ سگریٹ نوشی کی وجہ سے ملک میں ایک سال کے دوران پینسٹھ ہزار (65,000) افراد ہلاک ہو جاتے ہیں۔

ای سگریٹ میں اکثر نکوٹین پایا جاتا ہے مگر اس سے ٹار اور کاربن مونو آکسائڈ پیدا نہیں ہوتے، یہ مادے پھیپھڑوں کی بیماری اور کینسر کا موجب بنتے ہیں اور ریگولر سگریٹ کے استعمال سے یہی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ ایش نے بھی نکوٹین پیچز اور گم (Gum) کے مقابلے میں ویپ کو سگریٹ نوشی ترک کرنے کا زیادہ مؤثر طریقہ قرار دیا ہے۔ اسی لئے برطانیہ میں تمباکو نوشی کی شرح کو پانچ فیصد تک لانے کی کوششوں میں ای سگریٹ کا اہم کردار ہے۔ حال ہی میں سامنے آنے والے اعداد و شمار کے مطابق برطانیہ میں چوّن لاکھ افراد یعنی تیرہ فیصد آبادی تمباکو کا استعمال کرتی ہے۔ ای سگریٹ سب کے لئے مناسب نہیں ہیں۔ ایش سمیت کئی اداروں کے مطابق ای سگریٹ کی ڈیوائسز بچوں اور غیر تمباکو نوشوں کے لئے مناسب نہیں ہیں۔ ای سگریٹ کے مائعات میں بھی کچھ نقصان دہ مادے شامل ہوتے ہیں، وہی جو سگریٹ میں ہوتے ہیں مگر یہ بہت کم نقصان کا باعث ہوتے ہیں اسی لئے یہ مصنوعات سگریٹ کے مقابلے میں کافی حد تک محفوظ سمجھی جاتی ہیں۔

حکومت نے کیا اعلان کیا ہے؟

برطانوی حکومت چاہتی ہے کہ نوجوان تمباکو نوشوں میں ای سگریٹ کے استعمال میں اضافہ مگر بچوں

میں اس کے استعمال میں کمی آئے۔ ایک اعلان یہ کیا گیا ہے کہ برطانیہ میں دس لاکھ تمباکونوشوں کو مفت ویپ دی جائے گی۔حکومت اس کے لئے فنڈ دے گی اور مرکز اس سکیم کا انتظام کرے گا مگر مقامی حکام تمباکونوشی پر قابو پانے کیلئے ضرورت کے مطابق اور لوگوں کی ترجیحات کے لحاظ سے خود بھی کوئی اقدام اٹھا سکیں گے۔

ویپنگ سے متعلق خدشات بھی پائے جاتے ہیں کہ نوجوان اور غیر تمباکونوش افراد نکوٹین کی عادت کی وجہ سے ویپنگ ڈیوائسز کے عادی ہوگئے ہیں۔ دوسری طرف حکومت نے یہ بھی اعلان کیا ہے کہ وہ اگلے سال کے آخر تک تمباکونوش حاملہ خواتین کو سرٹیفیکیٹ اور ان کے روّیوں میں بہتری لانے میں مدد فراہم کرے گی۔ امید کی جاتی ہے کہ اس اقدام کی مدد سے اسقاط حمل، بچے کے مردہ پیدا ہونے یا بچوں میں پیدائشی طور پر صحت کے مسائل کے خطرات کو کم کرنے میں مدد ملے گی۔

اس کے علاوہ حکومت، غیر قانونی ویپ کی فروخت روکنے کے لئے تیس لاکھ پاؤنڈ کی مدد سے ایک خصوصی فورس قائم کرے گی۔ یہ فورس غیر قانونی ویپنگ مصنوعات اور کم عمر افراد کو ویپنگ کی فروخت سے جیسے مسائل سے نمٹے گی۔

ماہرین ان نئی حکمت عملیوں پر کیا کہتے ہیں؟

خیراتی ادارے اور سائنسدان حکومتی فیصلوں کی حمایت کرتے ہیں۔لندن کی کوئین میری یونیورسٹی میں ٹوبیکو پر ریسرچ کے ایک یونٹ کے سربراہ پروفیسر پیٹر ہیجک نے تمباکونوشی ترک کرنے میں لوگوں کی مدد کے لئے ویپنگ مصنوعات کے استعمال کا خیر مقدم کیا ہے۔

ان کا کہنا ہے کہ ویپنگ اور نکوٹین کی حامل دوسری کم نقصان دہ مصنوعات، تمباکونوشی سے پیدا ہونے والی بیماریوں اور اموات میں کمی لانے میں کارآمد ہیں۔ یہ سائنس کی بنیاد پر ایک سنجیدہ اور نتیجہ خیز اقدام ہے جو لوگوں، خصوصاً سگریٹ نوشوں کے لئے ایک اچھی خبر قرار دی جاسکتی ہے۔انہوں نے کہا کہ وہ غیر تمباکونوش نوجوان جنہوں نے ویپنگ استعمال کی ہے، ان میں سے بہت کم ایسے ہیں جنہوں نے روزانہ کی بنیاد پر ویپنگ شروع کی ہو۔ دراصل سگریٹ کے برعکس، ویپنگ کم عادی بناتی ہے۔

امپیریل کالج لندن میں سمیات کے پروفیسر ایلن بوبیس نے بھی اس بات پر زور دیا ہے کہ ای سگریٹ ، ریگولر سگریٹ کے مقابلے میں کافی حد تک محفوظ ہیں مگر نوجوانوں میں اس کا استعمال روکنے کے لئے اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے۔انہوں نے کہا کہ حال ہی میں ہونے والے مختلف مطالعوں میں ویپنگ کے استعمال کی سفارش کی گئی ہے تاکہ تمباکونوش ان کی مدد سے سگریٹ نوشی ترک کرسکیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ حکومت کا اچھا اقدام اور تمباکونوشی سے پیدا ہونے والی بیماریوں کی روک تھام کے لئے حکومت کی کوششوں کا اہم حصہ ہے۔'

https://www.theguardian.com/society/2023/apr/16/is-vaping-safe-or-not-all-you-need-to-know-about-e-cigarettes

برطانیہ دس لاکھ تمباکونوشوں میں مفت ای سگریٹ تقسیم کرے گا

برطانیہ میں دس لاکھ تمباکونوشوں کو مفت ای سگریٹ دیئے جائیں گے تاکہ تمباکونوشی ترک کرنے میں ان کی مدد کی جاسکے۔اسی طرح حکومتی سکیم کے تحت حاملہ خواتین کو چار سو(400) پاؤنڈ دیئے جائیں گے تاکہ تمباکونوشی ترک کرنے میں ان کی بھی حوصلہ افزائی کی جاسکے۔

حکومتی اعلان کے مطابق ایک مشاورتی اجلاس بلایا جائے گا جس میں سگریٹ کے صنعت کاروں پر زور دیا جائے گا کہ وہ سگریٹ کے ڈبوں کے اندر اس حوالہ سے ہدایات لکھیں تاہم کچھ خیراتی اداروں کی جانب سے متنبہ کیا گیا ہے کہ سگریٹ سے ویپنگ پر منتقل ہونا اب تمباکونوشی کی لت سے چھٹکارا پانے کے لئے کافی نہیں ہے۔

حکومت کی کوشش ہے کہ سن 2030 تک برطانیہ میں تمباکونوشی کی شرح پانچ فیصد سے کم کی جائے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے کم عمر افراد کو غیر قانونی ویپ کی فروخت کے خلاف بھی کریک ڈاؤن کیا جائے گا۔حکومتی سکیم کے مطابق ہر پانچ میں سے ایک تمباکونوش کو ویپنگ کٹ اور روّیے میں بہتری کا سامان فراہم کیا جائے گا۔

وزیر صحت نیل اوبرائن کا کہنا ہے کہ مفت ویپ تقسیم کی پالیسی کا مطلب تمباکونوشی ترک کرنے کے لئے سگریٹ سے ویپنگ پر منتقل ہونا ہے۔ یہ دنیا میں اس نوعیت کا پہلا تجربہ ہے۔انہوں نے کہا کہ اگر ایسا نہ کیا گیا تو ہر تین میں سے دو تمباکونوش سگریٹ نوشی کی وجہ سے جان کی بازی ہار جائیں گے کیوں کہ سگریٹ کا استعمال انسان کی جان لینے کا سبب بنتا ہے۔

برائن نے کہا کہ سگریٹ کی فروخت کیلئے عمر کی حد 18 سال سے زیادہ مقرر کرنے اور پابندیاں عائد کرنے کی بجائے تمباکونوشی ترک کرنے میں لوگوں کی مدد پر توجہ دی جائے گی۔

گزشتہ برس ڈاکٹر جاوید خان نے اپنے جائزے میں ملک کو تمباکونوشی سے مکمل طور پر پاک کرنے تک ہر سال سگریٹ کے استعمال کی عمر میں ایک سال اضافہ کرنے کی تجویز دی تھی۔ اسی طرح آل پارٹیز پارلیمینٹری گروپ کے اراکین نے بھی سگریٹ کے استعمال کی کم سے کم عمر اکیس (21) برس مقرر کرنے کی سفارش کی تھی۔ایک اندازے کے مطابق برطانیہ میں نو فیصد خواتین حاملہ ہونے کی صورت میں بھی تمباکونوشی کرتی ہیں۔حکومت سمجھتی ہے کہ مالی مراعات اور کونسلنگ کی مدد سے اس میں روّیے میں تبدیلی لائی جاسکتی ہے۔

محکمہ برائے صحت وسماجی بہبود کا کہنا ہے کہ وہ مفصل خاکہ تیار کرے گا کہ مفت ویپ تقسیم کرنے کی سکیم کس طرح کام کرے گی۔ اگلے دو برسوں میں ملک گیر سطح پر اس سکیم کے اطلاق سے قبل ابتدائی طور پر کچھ علاقوں میں مفت ویپ تقسیم کی جائے گی۔ اس پہلے مرحلہ میں حصہ لینے کے لیے مقامی حکام کو بھی مدعو کیا گیا ہے۔

حکام کا کہنا ہے کہ اس پر تقریباً 45 ملین پاؤنڈ کا خرچ آئے گا جسے محکمہ صحت کے فنڈ میں سے ادا کیا جائے گا مگر مقامی حکام کی زیر نگرانی خرچ ہوگا۔

ایکشن آن سموکنگ اینڈ ہیلتھ کمپین کی چیف ایگزیکٹو ڈیبورا آرنٹ نے کہا ہے کہ یہ پالیسی اعلانات صحیح سمت میں خوش آئند اقدامات ہیں۔مگر انہوں نے خبردار کیا ہے کہ یہ اقدامات اب ناکافی لگتے ہیں کیوں کہ برطانیہ نے تمباکو سے پاک ملک بننے کا ہدف سن 2030 رکھا ہے جو کہ قریب ہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ویپنگ، لوگوں میں تمباکونوشی ترک کرنے کے امکانات بڑھا دیتا ہے اور اسی طرح حاملہ خواتین کے لئے مالی پیکج کی صورت میں بھی یہ امکانات زیادہ ہوتے ہیں۔ یہ صحیح سمت میں درست اقدامات ہیں مگر اب یہ زیادہ مؤثر نہیں لگتے۔

دمہ اور پھیپھڑوں کے خیراتی ادارے کی عہدیدار سارا کا کہنا ہے کہ تمباکونوشی کی لت سے چھٹکارا حاصل کرنا پیچیدہ مسئلہ ہے۔ یہ اتنا آسان نہیں کہ سگریٹ سے ویپنگ پر منتقل ہو کر اس عادت کو ترک کیا جاسکے۔انہوں نے کہا کہ تمباکو مصنوعات تک لوگوں کی آسان رسائی روکنے کی ضرورت ہے۔ وزراء کی جانب سے سن 2019 میں اگلے دس سالوں کے دوران تمباکونوشی کی شرح پانچ فیصد تک لانے کا اعادہ کیا گیا جس کے بعد سن 2021 میں انگلینڈ میں تمباکونوشی کی شرح 13 فیصد ریکارڈ کی گئی اور یہ سب سے کم ترین شرح تھی۔ گزشتہ برس شائع ہونے والے ایک جائزے میں خبردار کیا گیا ہے کہ اگر

مزید اقدامات نہ اٹھائے گئے تو تمباکو سے پاک ملک بننے کے ہدف کے حصول میں سات سال تک کی تاخیر ہوسکتی ہے۔اس جائزے کے مصنف ڈاکٹر جاوید ہیں۔انہوں نے صحراؤں اور باغات جیسے مقامات پر تمباکو نوشی پر پابندی عائد کرنے سمیت نئے اقدامات اٹھانے کا مطالبہ کیا ہے۔

اسی طرح ایک اور رپورٹ میں ویپنگ کی تمباکو کے متبادل کے طور پر استعمال کی سفارش کی گئی ہے مگر اس میں کہا گیا ہے کہ ای سگریٹ بھی مکمل طور پر نقصان سے پاک نہیں ہیں۔حکومت چاہتی ہے کہ سگریٹ سے ویپنگ پر منتقل ہونے کے لئے نوجوان تمباکو نوشوں کی حوصلہ افزائی کرے مگر اس سلسلہ میں خدشات بھی پائے جاتے ہیں کیوں کہ بچوں میں ان مصنوعات کی مقبولیت کافی زیادہ ہے۔

نیشنل ہیلتھ سروسز کی جانب سے سن 2022 میں جاری کردہ اعداد وشمار کے مطابق سیکنڈری سکول کے نو فیصد بچے ریگولر یا کبھی کبھار ویپنگ کرتے ہیں۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر پانچ میں سے ایک بچہ ویپنگ کرتا ہے اور ان کی عمریں پندرہ برس تک ہیں۔

حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وہ ایک نئی فورس بنا رہی ہے تا کہ اٹھارہ سال سے کم عمر افراد کو غیر قانونی طور پر ویپ کی فروخت روکی جائے۔

اس سلسلہ میں ایک مشاورتی اجلاس بھی بلایا گیا جس میں اس بات کا جائزہ لیا گیا کہ آخر کیسے نوجوانوں میں سگریٹ نوشی کی حوصلہ شکنی کی جائے؟

ای سگریٹ اور تمباکو نوشی سے متعلق مختلف ممالک نے مختلف طریقے اپنائے ہیں۔تھائی لینڈ، سری لنکا، میکسیکو، ایران، انڈیا اور ارجنٹائن میں ای سگریٹ کے استعمال پر پابندی عائد ہے۔آسٹریلوی حکومت کی ویب سائٹ کے مطابق ڈاکٹر کے نسخے کے بغیر نکوٹین کی حامل مصنوعات کا استعمال غیر قانونی ہے۔

اسی طرح عوامی جگہوں اور گاڑیوں میں سگریٹ اور ای سگریٹ کا استعمال بھی غیر قانونی ہے جبکہ ترکی میں ای سگریٹ کی فروخت پر پابندی عائد ہے مگر ملک میں اس کا استعمال غیر قانونی نہیں ہے۔

https://www.bbc.com/news/uk-65235343?fbclid=IwAR3n4inV_drqVWoF2UbA6XeohYcY18mmhCG7dTe-dtakJW_tv6nrX0y_SNE

بیشتر امریکی ٹوبیکو ھارم ریڈکشن کے حامی ھیں۔ سروے

آلٹریا گروپ کے مطابق امریکی باشندے تمباکو کے نقصان میں کمی کے تصور (ٹوبیکو ہارم ریڈکشن) پر پابندی کی بجائے اس کی حمایت کرتے ہیں۔یہ بات ادارے کی طرف سے کئے گئے ایک سروے میں سامنے آئی ہے۔سروے کے مطابق ہر تین میں سے دو امریکی نقصان میں کمی کے تصور (ہارم ریڈکشن) کی حمایت کرتے ہیں۔دراصل یہ صحت کی ایک حکمت عملی ہے جس میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ وہ نوجوان تمباکو نوش جو تمباکو نوشی ترک کرنے سے قاصر ہیں یا وہ اسے ترک کرنا نہیں چاہتے، انہیں چاہیے کہ وہ کم نقصان دہ متبادل مصنوعات استعمال کریں۔یہ تمباکو کی روک تھام کی بہتر پالیسی ہے۔

سروے نتائج کے مطابق بیاسی (82) فیصد امریکی سمجھتے ہیں کہ فوڈ اینڈ ڈرگ ایڈمنسٹریشن (ایف ڈی اے) کو چاہیے کہ وہ نوجوان تمباکو نوشوں کو تمباکو سے پاک مصنوعات کی دستیابی یقینی بنائے اور تمباکو نوشی ترک کرنے میں ان کی مدد کرے۔

ریگولیٹری افیئرز اور آلٹریا کلائنٹ سروس کی سینئر نائب صدر پیگ میگنس کا کہنا ہے کہ تین کروڑ امریکی تمباکو نوشوں کے لئے ہارم ریڈکشن اپنانے میں ایف ڈی اے کو بڑے پیمانے پر لوگوں کی حمایت حاصل ہے،اس لیے ان تمباکو نوشوں کو جو تمباکو نوشی ترک کرنے سے قاصر ہیں،انہیں بڑے پیمانے پر تمباکو سے پاک مصنوعات کی فراہمی یقینی بنائی جائے اور انہیں اس سلسلہ میں مکمل معلومات بھی دی جائیں تا کہ تمباکو نوشی ترک کرنے میں ان کی مدد کی جاسکے۔

انہوں نے کہا کہ ایف ڈی اے امریکہ میں تمباکو سے پیدا ہونے والی بیماریوں اور اموات میں کمی لانے کے لیے نقصان میں کمی (ہارم ریڈکشن) کے مؤثر طریقے سے استفادہ کرسکتی ہے۔ انہوں نے کہا انہیں امید ہے کہ ایف ڈی اے آنے والے برسوں کے لیے ایجنڈا کی تیاری میں ہارم ریڈکشن کے حق میں اٹھنے والی آوازوں کا بھی جائزہ لے گی۔

آلٹریا کے مطابق نوے فیصد امریکی اس بات پر متفق ہیں کہ ایف ڈی اے کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ نوجوان تمباکو نوشوں کو تمباکو کی مختلف مصنوعات سے منسلک خطرات بارے صحیح معلومات فراہم کرے جبکہ اٹھاسی (88) فیصد متفق ہیں کہ ادارے کو نکوٹین کے بارے میں وسیع پیمانے پر پھیلی ہوئی ان غلط فہمیوں کو بھی دور کرنا چاہیے کہ اس سے کینسر ہوتا ہے۔

آلٹریا کے مطابق نوجوان اس بات پر متفق ہیں کہ ان مصنوعات پر پابندی عائد کرنے سے اس کے غیر قانونی کاروبار کو فروغ ملے گا جس سے صحت عامہ، نوجوان نسل اور معاشرے کو نقصان ہوگا۔

سروے کے مزید نتائج یہ ہیں:

- ☆ چوراسی (84) فیصد سمجھتے ہیں کہ نوجوانوں کو بلیک مارکیٹ میں تمباکو مصنوعات تک آسان رسائی حاصل ہوگی۔
- ☆ چوراسی (84) فیصد سمجھتے ہیں کہ بلیک مارکیٹ میں فروخت ہونے والی مصنوعات صارفین کے لیے زیادہ نقصان دہ ہوتی ہیں۔
- ☆ چھیاسٹھ (66) فیصد اس بات پر پریشان ہیں کہ تمباکو مصنوعات کی بلیک مارکیٹ کی صورت میں قانون کا نفاذ کرنے والے اداروں پر بوجھ زیادہ بڑھ جائے گا۔
- ☆ پینسٹھ (65) فیصد کو اس بات پر تشویش ہے کہ تمباکو مصنوعات کی بلیک مارکیٹ کی صورت میں مختلف علاقوں میں پولیس کی تعداد بڑھ جائے گی۔

میگنس نے اپنی بات جاری رکھتے ہوئے کہا کہ زیادہ تر امریکی سمجھتے ہیں کہ کسی چیز پر پابندی عائد کرنے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا، اس لئے بہتر یہی ہوگا کہ ان مصنوعات کے لئے مناسب قانون سازی کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ نقصان میں کمی (ہارم ریڈکشن) کو اپنانا تمباکو نوشی کے خاتمے کے سلسلہ میں آگے بڑھنے کا بہتر طریقہ ہے۔ اس حکمت کے تحت نوجوان تمباکو نوشوں کو معلومات، بہتر انتخاب کے مواقع فراہم کئے جاتے ہیں اور انہیں تمباکو نوشی سے روکنے کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کم عمر افراد میں تمباکو کے استعمال میں کمی لانے کی بھی کوشش کی جاتی ہے۔

آلٹریا کے مطابق کم عمر افراد کی تمباکو نوشی بارے چھیاسٹھ (66) فیصد نوجوان تمباکو نوشوں کا ماننا ہے کہ قانونی طور پر دستیاب مصنوعات پر پابندی عائد کئے بغیر نوجوانوں میں تمباکو مصنوعات کے استعمال کے مسئلہ سے نمٹنا چاہیے۔

سروے سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اُناسی (79) فیصد نوجوان اس بات سے اتفاق کرتے ہیں کہ اگر کچھ مصنوعات سائنسی شواہد کی بنیاد پر سگریٹ کے مقابلے میں کم نقصان دہ ہیں تو پھر معالجوں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ یہ معلومات اپنے ان مریضوں تک پہنچائیں جو نوجوان تمباکو نوش ہیں اور تمباکو نوشی ترک کرنے کے روایتی طریقوں کی مدد سے سگریٹ نوشی ترک کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔

معالجوں میں سے بھی نواسی (89) فیصد تمباکو کے نقصان میں کمی (ٹوبیکو ہارم ریڈکشن) کی صحت کی حکمت عملی کے طور پر حمایت کرتے ہیں جبکہ پچاسی (85) فیصد سمجھتے ہیں کہ ایف ڈی اے کو چاہیے کہ وہ تمباکو نوشوں کیلئے تمباکو سے پاک مصنوعات کی دستیابی یقینی بنائے اور ان مصنوعات پر منتقل ہونے میں ان کی مدد کرے۔

https://www.csnews.com/altria-survey-majority-americans-support-tobacco-harm-reduction?fbclid=IwAR3H8e4rTSVX0JB2O4o5vAs8t589rS02FeU8US7q7u_eT-cyxGtKFYdxv4c

سگریٹ پر ٹیکس

دانشوروں اور محققوں کے ایک نیٹ ورک کے مطابق دنیا میں تمباکو پر سب سے کم ٹیکس پاکستان میں عائد ہے۔ جس کے صحت اور آمدن پر بڑے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ پاکستان اور انڈیا میں تمباکونوشی کی شرح تقریباً ایک جیسی ہے اس لئے انہوں نے دونوں ممالک کا تقابلی جائزہ لیا، اس سے انہیں معلوم ہوا کہ انڈیا کے مقابلے میں پاکستان تمباکو صنعت پر ٹیکس کی مد میں چھ گنا کم آمدن حاصل کرتا ہے۔ سگریٹ پر ٹیکس سے حاصل ہونے والی کل آمدنی 3.85 بلین ڈالر سے کم ہے حالانکہ پاکستان کی جانب سے اتنی رقم سن 2019 میں تمباکونوشی سے پیدا ہونے والی بیماریوں اور اموات پر خرچ کی گئی۔ یہ انتہائی بدقسمتی کی بات ہے کہ تمباکو پر ٹیکس بارے کم ہی توجہ دی گئی۔ دنیا بھر میں قابل علاج بیماریوں کے نتیجے میں ہونے والی اموات کا سب سے بڑا اسبب سگریٹ کا استعمال ہے۔ صحت کے کئی مسائل تمباکونوشی سے جڑے ہیں۔ پاکستان تمباکو مصنوعات پر مزید ٹیکس عائد کر کے سگریٹ نوشوں میں تمباکونوشی کی حوصلہ شکنی کرسکتا ہے اور اس طرح تمباکو مصنوعات کے استعمال میں کمی بھی لاسکتا ہے جس کے نتیجے میں صحت عامہ میں بہتری آئے گی۔ دوسری بات یہ ہے کہ اگر پاکستان تمباکو پر ٹیکس کی سخت پالیسی نہ اپنائے تو وہ آمدن سے محروم ہوجاتا ہے حالانکہ اگر یہ آمدن مل جائے تو اس کی مدد سے لوگوں کو صحت کی بہتر سہولیات فراہم کی جاسکتی ہے۔

اگر غور کیا جائے تو تمباکو کے استعمال میں کمی لانے، اس سے پہنچنے والے نقصان کو کم کرنے اور عوام کو صحت کی بہتر سہولیات دینے کی غرض سے آمدن حاصل کرنے کا مؤثر طریقہ سگریٹ پر ٹیکس عائد کرنا ہے۔ بدقسمتی سے حکومت کی حکمت عملی غیر واضح ہے کیوں کہ گزشتہ برس ٹیکس میں اضافہ کرنے کے بعد حکومت نے تمباکو کی کمپنیوں کو ٹیکس کی مد میں ریلیف ختم کردی تھی، اسی طرح مہنگے اور بڑے سگریٹ برانڈ کے لئے ٹیکس کی شرح بھی بڑھادی تھی۔ مگر رواں برس حکومت نے سگریٹ کی کم سے کم قیمت میں اضافہ کے ساتھ ساتھ فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں بھی غیر متناسب اضافہ کر کے معاملات کو پیچیدہ کر دیا ہے۔ تمباکو کی کمپنیوں نے خبردار کیا ہے کہ اس اقدام سے غیر قانونی سگریٹ کی فروخت میں اضافہ ہوگا۔ بہتر یہ ہوگا کہ حکومت، ان ممالک میں تمباکو پر مؤثر طریقے سے ٹیکس عائد کرنے کے طریقوں اور ان کے نتائج کا جائزہ لے جو صحت کے خطرات اور آمدن کے مسائل سے کامیابی سے نمٹ چکے ہوں۔

https://www.dawn.com/news/1748099?

تمباکونوشی سالانہ دو لاکھ دس ہزار (210,000) پاکستانیوں کی ھلاکت کا سبب ھے

اسلام آباد: دانشوروں، محققوں اور ماہرین صحت کے ادارے، کیپیٹل کالنگ کے مطابق رپورٹس سے معلوم ہوتا ہے کہ ساڑھے تین کروڑ نوجوان تمباکونوشی کا شکار ہورہے ہیں اور اس تعداد کا پانچواں حصہ اس عادت کو ترک کرنے سے قاصر ہے۔

تمباکونوشی، دنیا بھر میں اموات کی ایک بڑی وجہ ہے اس لئے ادارہ حکومت کی جانب سے تمباکو پر ٹیکس عائد کرنے کے فیصلے کی حمایت کرتا ہے۔ اس کے مطابق تمباکو مصنوعات پر حال ہی میں جو ٹیکس لگائے گئے ہیں، یہ انتہائی کم ہیں اور بہت تاخیر سے لگائے گئے ہیں۔ سگریٹ پر عائد کیے گئے ٹیکس 615 ارب روپے سے کم ہیں حالانکہ اتنی رقم پاکستان کی جانب سے سن 2019 میں تمباکونوشی کے نتیجے میں پیدا ہونے والی بیماریوں اور اموات پر خرچ کی گئی تھی۔ انڈیا میں بھی تمباکونوشوں کی تعداد پاکستان جتنی ہے مگر وہاں تمباکو صنعت پر ٹیکس کی مد میں پاکستان کے مقابلے میں چھ گنا زیادہ آمدن حاصل کی جاتی ہے۔ پاکستان کا شمار ان ممالک میں ہوتا ہے جہاں پر سگریٹ پر ٹیکس کی شرح انتہائی کم ہے۔

تنظیم کے مطابق فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی مدد سے پاکستان میں تیار ہونے والے سگریٹ سے اسی (80) فیصد تک آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی کے ڈاکٹر حسن شہزاد کہتے ہیں کہ سگریٹ امیر گھرانوں کے افراد کے لئے صرف صحت کے اعتبار سے نقصان دہ ہیں، مگر غریب گھرانوں کے لئے یہ صحت کے ساتھ ساتھ معاشی لحاظ سے بھی نقصان دہ ہیں۔ یہ ان کی معاشی حالت کے لئے بھی ایک چیلنج ہے کیوں کہ سگریٹ پر خرچ ہونے والی رقم کو دوسری گھریلو اشیاء یا بچوں کی تعلیم پر خرچ کیا جاسکتا ہے۔ اس لئے تمباکونوشی براہ راست، غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزارنے والے خاندانوں میں غذائی قلت کا بھی سبب بنتی ہے۔

انہوں نے اس صورت حال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ تمباکو پر ٹیکس عائد کرنے کے سلسلہ میں پاکستان کی کارکردگی انتہائی خراب ہے۔ اس وقت بھی نچلے درجے کے سگریٹ پر 0.36 ڈالر کی فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی عائد ہے جو کہ دنیا میں سب سے کم ترین ریٹ ہے۔ اسی طرح مہنگے سگریٹ پر 1.17 ڈالر کی فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی عائد ہے اور یہ بھی دنیا میں سب سے کم ترین ریٹ ہے۔

کیپیٹل کالنگ کا کہنا ہے کہ تمباکونوشی، نصف تعداد میں تمباکونوشوں کو ہلاک کردیتی ہے۔ تمباکونوشی ترک کرنے سے ستر (70) فیصد تمباکونوشوں کی زندگیاں بچائی جاسکتی ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق، فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی کی مدد سے سگریٹ تک رسائی مشکل ہوگئی ہے اور یہ عمل ملک بھر میں تقریباً تین لاکھ ساٹھ ہزار (360,000) تمباکونوشوں کی زندگیاں بچا سکتا ہے۔

یہ اب نوجوانوں کے لئے انتہائی مشکل ہے کہ وہ مہنگے سگریٹ خرید سکیں۔ پرانے اعداد و شمار کے مطابق ملک میں بچے روزانہ سگریٹ نوشی شروع کرتے ہیں۔ اب سگریٹ کی قیمت میں اضافہ کے بعد یہ توقع کی جاتی ہے کہ بچوں میں سگریٹ نوشی کی شرح میں میں تیزی سے کمی آئے گی۔ فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں اضافہ کے بعد سگریٹ کی قیمتوں میں ایک سو چون (154) فیصد کا اضافہ ہوچکا ہے۔ جسے تمباکو نوشی کے خاتمے کے حوالے سے اچھی پیش رفت قرار دیا جاسکتا ہے۔

https://www.thenews.com.pk/print/1060793-smoking-kills-over-210-000-every-

آلٹرنیٹو ریسرچ انیشیٹیو پاکستان میں تمباکونوشی کے خاتمے کے لیے کام کررہا ہے۔ اس کا قیام 2018 میں عمل میں آیا۔
فاونڈیشن فار سموک فری ورلڈ کے تعاون سے آلٹرنیٹو ریسرچ انیشیٹیو نے 2019 میں تمباکونوشی کے خاتمے اور اس کے جدید حل کو فروغ دینے کے لیے پاکستان الائنس فار نکوٹین اینڈ ٹوبیکو ہارم ریڈکشن قائم کیا۔

To know more about us, please visit: www.aripk.com and www.panthr.org
Follow us on www.facebook.com/ari.panthr/ | https://twitter.com/ARI_PANTHR | https://instagram.com/ari.panthr
Islamabad, Pakistan Email: info@aripk.com